REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

خطبہ نمبر

یوم چہارشنبہ ۲۹ ذی قعدہ سنہ ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۷/۱۲ ۱۸ احسان ۱۳۳۷ ہش ۱۸ جون ۱۹۵۸ء نمبر ۱۴۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۷ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مری سے آمدہ ۱۳ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۱۷ جون۔ کل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کو بخار کچھ زیادہ رہا۔ اور بلڈ پریشر بھی کچھ بڑھ گیا۔ اور طبیعت میں بے چینی رہی۔ نقرس کی درد بھی بدستور ہے۔ احباب شفائے عاجل کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

برطانیہ اور امریکہ لبنان میں فوجی اقدام کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں

لیکن یہ اقدام حکومت لبنان کی درخواست پر کیا جائے گا

لندن ۱۷ جون۔ برطانوی حکومت کے قریبی حلقوں کا کہنا ہے کہ اگر صورت حال اس امر کی مقتضی ہوئی اور حکومت لبنان نے بھی درخواست کی۔ تو برطانیہ اور امریکہ لبنان میں فوجی اقدام کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ گزشتہ چند روز میں چھاتہ فوج کے جو بٹالین قبرص بھیجے گئے ہیں ان کا مقصد قبرص کی صورت حال کو قابو میں لانا ہی نہیں ہے بلکہ لبنان میں بڑھتے ہوئے خطرہ کو روکنا بھی ان کے مقاصد میں شامل ہے۔ اگر لبنان کے معاملات میں مداخلت کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ تو برطانیہ چھاتہ فوج کے دو ہزار سپاہیوں اور امریکہ اپنے چھٹے بحری بیڑے کے تین ہزار سپاہیوں کی خدمات حکومت لبنان کے حوالے کر دے گا۔ اس بارہ میں برطانوی اور امریکی حکومتوں کے درمیان مکمل اتفاق رائے پایا جاتا ہے لیکن کسی عملی اقدام کا انحصار حکومت لبنان پر ہے۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن نے لبنان کی صورت حال کے بارہ میں کل وزیر خارجہ مسٹر سلون لائڈ نوآبادیاتی امور کے وزیر مسٹر ایلن لینکس بائڈ اور وزیر خزانہ مسٹر ڈیرک ہیتھ کوٹ ایمری سے صلاح مشورہ کیا۔ اس موقعہ پر امریکی سفیر متعینہ برطانیہ مسٹر جان وہٹنے بھی موجود تھے۔ ایسا بہت کم ہوا ہے کہ حکومت کے اعلےٰ سطح کے مذاکرات میں امریکی سفیر نے اس طرح شرکت کی ہو۔

— بیروت ۱۷ جون اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ کل صبح نیویارک سے بیروت پہنچ رہے ہیں وہ اقوام متحدہ کے مبصروں کے پہلے اجلاس میں شریک ہوں گے۔

پاکستان اور پرتگال کے درمیان تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے

معاہدہ کے تحت گوا سے بعض اشیاء کے تبادلہ کے لئے خاص انتظامات کئے گئے

کراچی ۱۷ جون۔ کل صبح یہاں پاکستان اور پرتگال کے درمیان پہلے تجارتی سمجھوتے پر دستخط ہو گئے۔ سمجھوتے کی تفاصیل کا اعلان عنقریب کراچی اور لزبن سے بیک وقت کر دیا جائے گا۔ سمجھوتے پر پاکستان کی طرف سے وزارت تجارت وصنعت کے سیکرٹری مسٹر عثمان علی اور پرتگال کی جانب سے کراچی میں پرتگالی سفیر مسٹر اے۔ ربی لیبور نہو نے دستخط کئے۔ اس سمجھوتے کا مقصد دونوں ملکوں کے اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانا اور باہمی تجارت کو فروغ دینا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گوا کے ساتھ بعض اشیاء کے تبادلہ کے لئے خاص انتظامات کئے گئے ہیں۔

ہنگری کے سابق وزیر اعظم کو گولی مار دی گئی

بوڈاپسٹ ۱۷ جون۔ ہنگری کے سابق وزیر اعظم مسٹر ایمرے ناج اور ان کے بعض دوسرے ساتھیوں کو گولی مار دی گئی ہے سپریم کورٹ کی عوامی عدالت نے انہیں پچھلے دنوں سزائے موت کا حکم سنایا تھا۔

جماعت احمدیہ سیرالیون کے سرکردہ رکن پیرامونٹ چیف گامانگا کا اعزاز

سیرالیون کے قائمقام مبلغ انچارج مکرم جناب مولوی بشیر احمد صاحب شاد بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ سیرالیون کے سرکردہ رکن پیراماؤنٹ چیف گامانگا صاحب کو ملکہ انگلستان الزبتھ دوم کے یوم پیدائش کے موقعہ پر ایم۔ بی۔ ای (ممبر آف دی برٹش ایمپائر) کا خطاب ملا ہے۔ ملکہ نے اس موقعہ پر سیرالیون کے تیرہ دوسرے اشخاص کو خطابات عطا کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ یہ اعزاز محترم گامانگا صاحب کو مبارک کرے اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین۔ احباب کرام انہیں اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سرکاری ملازمین کو پانچ سو سے زائد تنخواہ چیک سے ملے گی

کراچی ۱۷ جون۔ وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون نے آج حکم دیا ہے۔ کہ جن سرکاری ملازموں کی تنخواہ پانچ سو روپے یا اس سے زیادہ ہے۔ انہیں بنک کے ذریعہ تنخواہ ادا کی جائے۔ ان تمام لوگوں کو کسی تسلیم شدہ بنک میں پانچ سو روپے کا محفوظ سرمایہ جمع کرنے کے لئے ایک سال کا وقت دیا جائے گا۔ یہ اقدام افراط زر کو روکنے اور سرکاری ملازموں میں روپیہ بچانے کا رجحان پیدا کرنے کی غرض سے کیا گیا ہے۔

قبرص کے متعلق برطانوی پالیسی کا اعلان

لندن ۱۷ جون۔ حکومت برطانیہ قبرص کے متعلق اپنی نئی پالیسی کا اعلان کر رہی ہے۔ اس کا اعلان برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن آج دار العوام میں کریں گے

پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ فلپائن کا تبلیغی دورہ

اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست

فلپائن میں ہماری جماعت کے پریذیڈنٹ حاجی محمد ایبہ Haji Moh. Ebbah کے متعلق اطلاع ملی ہے۔ کہ وہ تبلیغی دورہ پر روانہ ہوئے ہیں علاقہ چونکہ پُر امن نہیں۔ اس لئے احباب ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کے دورے کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے آمین

(وکالت تبشیر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

اسلام اور دیگر مذاہب میں ایک عظیم الشان فرق

اسلام نے قربِ الٰہی کا راستہ اتنا آسان کر دیا ہے کہ اگر مومن ذرا بھی کوشش کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کو پا سکتا ہے

دیگر مذاہب نے خدا سے ملنے کی امید تو دلائی لیکن راستہ اتنا کٹھن بتایا کہ انسان مایوس ہو جاتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳۰ رمئی ۱۹۵۸ء بمقام مری

یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زود نویسی)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی

صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ (بقرہ ع ۲)
قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم (آل عمران ع ۴)

اس کے بعد فرمایا:۔
میں نے آج

رؤیا میں دیکھا

کہ ایک جگہ بہت سے لوگ بیٹھے ہیں اور میں انہیں مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ مختلف مذاہب میں جو خدا تعالیٰ کا تصور پایا جاتا ہے وہ میں تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں۔ چنانچہ سب سے پہلے میں نے بدھ مذہب میں جو خدا تعالیٰ کا تصور پایا جاتا ہے وہ ان کے سامنے بیان کیا۔ اور اس پر ایک تقریر کی۔ صبح کے وقت جب میں نے اپنی اس رؤیا پر غور کیا۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے تصور کے الفاظ اختصاراً بولے گئے ہیں۔ ورنہ اس سے مراد

خدا تعالیٰ سے ملنے کا تصور

تھا چنانچہ میں نے ان کے سامنے جو تقریر کی۔ وہ یہ تھی کہ مچھلی پانی میں رہتی ہے۔ لیکن اس پانی پر جو سورج کی شعاعیں گرتی ہیں۔ یا دریا میں بہنے والی ریت کے ذرات سے جو چمک پیدا ہوتی ہے۔ وہ آہستہ آہستہ مچھلی پر ایسا اثر ڈالتی ہے۔ کہ اس پر چانے پڑ جاتے ہیں۔ درحقیقت یہ چانے اس لئے ہوتے ہیں کہ دیر تک اس پر ریت کی چمک اور سورج کی شعاعوں کا اثر ہوتا رہتا ہے۔ اور آخر اس کے جسم پر بھی ویسی ہی چمک آ جاتی ہے۔ اگر سنہری ریت ہو تو یہ چانے سنہری بن جاتے ہیں۔ چنانچہ کئی مچھلیوں پر میں نے خود سنہری رنگ کے چانے دیکھے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ ان پر سات سات آٹھ آٹھ رنگ کے چانے ہوتے ہیں اور بعض دفعہ تو ایسے نیلے رنگ کا چانہ ہوتا ہے کہ

یوں معلوم ہوتا ہے

کہ فیروزہ ہے۔ پھر میں کہتا ہوں کہ جسم جو ایک کثیف چیز ہے۔ اگر اس اتصال کے نتیجہ میں دوسری چیزوں کا اثر قبول کر لیتا ہے تو روح جو ایک نہایت ہی لطیف چیز ہے۔ وہ کیوں اثر قبول نہیں کرے گی۔ پھر میں دوسرے مذاہب پر

اسلام کی فضیلت

بیان کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ دیکھو بدھ مذہب نے صرف یہ بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ سے اتصال پیدا ہو سکتا ہے مگر اتصال پیدا کرنے کا طریق اس نے نہیں بتایا اور جو بتایا ہے وہ اتنا لمبا ہے۔ کہ انسان کے لئے اس پر عمل ممکن نہیں وہ کہتے ہیں کہ بدھ ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے ایک جنگل میں بانس کے درخت کے نیچے بیٹھا۔ اور خدا تعالیٰ کی عبادت اور

ذکر الٰہی میں اتنا محو ہوا

کہ اس کے نیچے سے ایک درخت نکلا۔ جو اس کے جسم کو چیرتا ہوا سر سے نکل گیا۔ اور اسے پتہ تک نہ لگا۔ اب یہ ایک لایعنی سی بات ہے۔ جسے عقل قبول نہیں کر سکتی۔ لیکن اسلام نے نہ صرف وصال الٰہی کا تصور بیان کیا ہے۔ بلکہ وہ رستہ بھی بتایا ہے جس پر چل کر انسان خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ مثلاً بدھ نے

دعا کی قبولیت

پر کوئی زور نہیں دیا۔ صرف نروانا پر زور دیا ہے۔ یعنی اس نے کہا ہے کہ انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے نفس کی تمام خواہشات کو نکال دے حالانکہ خدا تعالیٰ کے قرب کی خواہش بھی تو ایک خواہش ہی ہے۔ اگر وہ سب خواہشات کو نکال لے گا۔ تو یہ خواہش کیسے باقی رہ سکتی ہے

پس بدھ نے

متضاد بات

کہی ہے۔ لیکن اسلام کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ملنے سے انسان کے اندر بھی خدائی صفات مجازی رنگ میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مگر اس کے لئے کسی لمبے مجاہدہ کی ضرورت نہیں۔ اگر کسی شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے۔ اور وہ اس کے حضور دعا کرے تو وہ فرماتا ہے

اجیب دعوۃ الداع اذا دعان (بقرہ ع ۲۳)
میں اس کی دعا کو ضرور قبول کرونگا اور اسے

اپنے قرب میں

جگہ دوں گا۔ اب کجا یہ طریق کہ وہ بانس کے درخت کے نیچے ساٹھ سال بیٹھا رہا۔ یہاں تک کہ اس کے نیچے سے ایک درخت نکلا۔ جو اس کے سر سے پار ہو گیا۔ اور کجا یہ آسان طریق کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اور وہ جھٹ مل گیا۔

حدیثوں میں بھی

اللہ تعالیٰ کی اس محبت کی

لطیف تشریح

کی گئی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک جنگ میں بہت سے لوگ مارے گئے۔ اور جو باقی بچے وہ ادھر ادھر بھاگ گئے۔ ایک عورت بھی بھاگی۔ اور وہ ڈر کے مارے اپنے بچہ کو بھی چھوڑ گئی

جب جنگ ختم ہوئی تو وہ میدان جنگ میں واپس آئی اور اپنے بچہ کو تلاش کرنے لگی۔ وہ ایک ایک بچہ کو دیکھتی اُسے اٹھاتی اور پھر رکھ دیتی۔ یہاں تک کہ اُسے اپنا بچہ مل گیا اور وہ اُسے اپنے سینہ سے لگا کر بڑے اطمینان سے ایک پتھر پر جا بیٹھی۔ اور اسے پیار کرنے لگی

رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے اپنے صحابہؓ سے کہا۔ کیا تم اس عورت کو دیکھ رہے ہو۔ انہوں نے کہا۔ ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا اس عورت کو اپنے بچہ کے گم ہو جانے کی وجہ سے کتنا اضطراب تھا۔ مگر جب اسے اپنا بچہ مل گیا تو پھر اسے کتنی تسلی ہو گئی اور کس اطمینان سے یہ علیحدہ جا کر بیٹھ گئی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے دل میں اپنے گمراہ بندے کو دیکھ کر شدید تڑپ پیدا ہوتی ہے۔ اور جب وہ اس کی طرف واپس آتا ہے تو اس عورت سے بھی زیادہ اس کو خوشی ہوتی ہے۔ گویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی تصدیق کر دی۔ کہ صرف بندے کے دل میں ہی خدا تعالیٰ کی محبت پیدا نہیں ہوتی بلکہ خود بھی اپنے بندے کی محبت میں بے تاب ہوتا ہے جیسے کسی شاعر نے کہا ہے کہ ؎

الفت کا تب مزہ ہے کہ دونوں ہوں بیقرار
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

بدھ نے کہا کہ بندے کے اندر

خدا تعالیٰ سے ملنے کی ایک آگ

ہونی چاہیئے۔ لیکن اسلام کہتا ہے کہ خدا میں بھی ایسی آگ موجود ہے اور وہ چاہتا ہے۔ کہ بندے اس کے پاس آ جائیں۔ اور اس کا قرب حاصل کریں۔ گویا ایک نے اتصال کی امید تو دلائی ہے۔ مگر جو راستہ بتایا ہے وہ اتنا کٹھن ہے کہ انسان مایوس ہو جاتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ سے نہیں مل سکتا۔ لیکن اسلام میں اللہ تعالیٰ نے

وصالِ الٰہی کا راستہ

بہت آسان کر دیا ہے۔ اور ایسا آسان کر دیا ہے۔ کہ اگر مومن کے دل میں ذرا بھی محبت ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کو پا سکتا ہے اور اس کی برکات اور فیوض سے حصہ لے سکتا ہے۔ اس بارہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات ہمارے سامنے ہیں۔ پھر

موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں جو نمونہ دکھایا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آپ کے دل میں خدا تعالیٰ کی کتنی محبت تھی۔ اور خدا تعالیٰ بھی آپ کے لئے کتنی غیرت رکھتا تھا۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں۔ لوگ مجھے گالیاں دیتے ہیں مجھے بُرا بھلا کہتے ہیں۔ مجھ پر مختلف قسم کے حملے کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ میں اس پیغام کو چھوڑ دوں جس کو لوگوں تک پہنچانا خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے۔ مگر مَیں ایسا کس طرح کر سکتا ہوں۔

مَیں تو دیکھتا ہوں

کہ جب رات کو میرے عزیز ترین وجود مجھے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو اس وقت خدا میرے پاس آتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ اے میرے بندے مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ اے میرے بندے مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ پس وہ جو مجھ سے اس طرح محبت کرتا ہے اور رات کو جبکہ میرا کوئی ساتھی اور مددگار موجود نہیں ہوتا میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں مَیں اس خدا کو ان انسانوں کی وجہ سے کس طرح چھوڑ دوں۔ جن کی محبتیں عارضی اور بناوٹی ہوتی ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ اپنے وصال اور قرب کے بڑے آسان رستے کھول دیئے ہیں۔

ایک بزرگ تھے جو

اللہ تعالیٰ کی محبت

میں ایسے محو ہوئے کہ وہ رات دن عبادت اور ذکر الٰہی میں لگے رہتے تھے۔ ان کی بیوی کچھ دنیا داری کا رنگ رکھتی تھی۔ اس نے جب دیکھا کہ گھر میں تنگی ہے اور یہ کوئی کام کاج نہیں کرتے تو اس نے ایک اور بزرگ کے پاس ان کی شکایت کی اور انہیں کہا کہ اپنے بھائی کو سمجھاؤ۔ وہ سارا دن بیٹھا رہتا اور ذکر الٰہی کرتا رہتا ہے اگر وہ گھر میں آئے تو اسے پتہ لگے کہ گھر کا کیا حال ہے اور کس تنگی سے گذارہ ہو رہا ہے انہوں نے کہا بہت اچھا مَیں انہیں سمجھاؤں گا۔ چنانچہ ایک دن وہ ان کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ آپ سارا دن اللہ ہی اللہ کرتے رہتے ہیں

آخر آپ سوچیں

کہ آپ کی بیوی کہاں سے خرچ لائے۔ اوّل تو مہمان نوازی کا بھی خرچ ہے۔ پھر

آپ کا بھی کھانا ہے اور آپ کی بیوی اور بچوں کا بھی کھانا ہے۔ ان اخراجات کے لئے وہ کہاں سے روپیہ لائے۔ آپ کو چاہیئے کہ آپ کوئی کمائی بھی کیا کریں تاکہ گھر کی ضروریات پوری ہوں۔ وہ کہنے لگے اگر آپ کسی کے گھر مہمان جائیں اور وہاں جاتے ہی کھڈی بننے لگ جائیں یا اپنے ہاتھ سے روٹی پکانے لگ جائیں تو کیا میزبان کو غصہ نہیں آئے گا کہ یہ میری ذلت کر رہا ہے۔ جب یہ میرا مہمان تھا تو پھر اس نے اپنی روٹی کا فکر کیوں کیا۔ اسی طرح مَیں بھی

خدا تعالیٰ کا مہمان ہوں

اگر مَیں نے اپنے ہاتھ سے کام کرنا شروع کر دیا تو خدا تعالیٰ یہ کیوں نہیں سمجھے گا کہ میرے اس بندے نے میری ہتک کی ہے۔ وہ بھی تیز طبیعت رکھتے تھے۔ انہوں نے جب یہ بات سنی تو کہنے لگے۔ مَیں مان لیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمانی صرف تین دن کی ہوا کرتی ہے۔ پھر صدقہ اور مانگنے والی بات رہ جاتی ہے اور آپ نے تو اپنی عمر کا بیشتر حصہ اس مہمانی میں ضائع کر دیا ہے۔ وہ کہنے لگے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک بات بھول گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اِنَّ یَوۡمًا عِنۡدَ رَبِّکَ کَاَلۡفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ (سورہ حج ع ۶) یعنی اللہ تعالیٰ کا ایک دن ہزار سال کے برابر ہوتا ہے۔ چونکہ مہمانی تین دن کی ہوتی ہے اسلئے اگر مجھے تین ہزار سال کی عمر مل گئی تو میری مہمانی ختم ہو جائے گی۔ لیکن اس سے پہلے پہلے میری مہمانی ختم نہیں ہو سکتی۔ اب دیکھو ان کے دوست نے انہیں خدا تعالیٰ کی محبت سے کھینچنا چاہا۔ انکی بیوی نے بھی چاہا کہ وہ

خدا تعالیٰ کا ذکر

اور اسکی عبادت چھوڑ کر دنیا کمانے کی طرف متوجہ ہوں مگر چونکہ صرف انکے دل میں ہی خدا تعالیٰ کی محبت نہیں تھی بلکہ خدا خود ان سے محبت کرتا تھا اسلئے کوشش کے باوجود انکے دل سے اس کی محبت نہ نکل سکی۔ یہ اسلام اور دوسرے مذاہب میں نمایاں فرق ہے دوسرے مذاہب کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے محبت کرو۔ اور اسلام کہتا ہے کہ بے شک تم بھی اس سے محبت کرو لیکن وہ خود بھی تم سے محبت رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ تم اس سے مل جاؤ اور ان دونوں باتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ چنانچہ جو شخص اسلام پر چلے وہ اس دنیا میں خدا تعالیٰ کو پا سکتا اور اسکی محبت کو حاصل کر سکتا ہے لیکن جو شخص اسلام پر نہ چلے اور اس کی محبت کو حاصل نہ کرنا چاہے وہ اگر محروم رہتا ہے تو اس میں

اس کا اپنا قصور ہے

کوئی دوسرا اس کی کیا مدد کر سکتا ہے۔ جو شخص آپ تباہ ہونا چاہتا ہو اس کو کون بچا سکتا ہے۔

جن دنوں امۃ الحی مرحومہ زندہ تھیں ایک دفعہ سلسلہ پر کوئی ابتلاء کی صورت پیدا ہوئی۔ میری اس وقت انہی کے ہاں باری تھی۔ میرے دل پر اس کا اتنا بوجھ پڑا اور اس قدر افسوس ہوا کہ مَیں زمین پر بستر بچھا کر سو گیا۔ اور مَیں نے عہد کیا کہ جب تک یہ ابتلاء کی صورت دُور نہیں ہو گی مَیں چارپائی پر نہیں سوؤں گا۔ جب مَیں سو گیا تو

رؤیا میں مَیں نے دیکھا

کہ اللہ تعالیٰ حضرت ام المومنین کی شکل میں میرے پاس آیا ہے اور اس کے ہاتھ میں درخت کی ایک تازہ سبز شاخ ہے اور جس طرح ماں بعض دفعہ اپنے بچہ پر ناراض ہوتی ہے مگر اس کی ناراضگی کے پیچھے محبت کام کر رہی ہوتی ہے۔ اسی طرح اس نے وہ شاخ مجھے مارنے کے لئے اٹھائی اور کہا محمود بستر پر سوتا ہے یا نہیں سوتا۔ اور اسکے ساتھ ہی اس نے وہ شاخ نہایت نرمی سے میرے جسم کے ساتھ چھو دی۔ اس کا میری طبیعت پر اتنا اثر ہوا کہ مَیں فوراً کود کر چارپائی پر چلا گیا جو میرے پاس ہی میرے پہلو میں بچھی تھی۔ اور جب مجھے ہوش آیا تو مَیں نے دیکھا کہ مَیں زمین پر نہیں بلکہ چارپائی پر لیٹا ہوا ہوں۔ گویا اس غنودگی کی حالت میں ہی مَیں نے چھلانگ ماری اور چارپائی پر جا لیٹا۔ تو ہمارا خدا ہمیں ماں سے بھی زیادہ چاہنے والا ہے اور وہ خود ہمیں پیار کرنے کیلئے ہمارے پاس آتا ہے۔ اسی طرح اس فتنہ کے وقت میں نے دیکھا کہ ایک کمرہ کی طرف سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ مگر جب میں ایک جگہ کی آگ بجھاتا ہوں تو دوسری جگہ سے شعلے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ دوسری جگہ کے شعلے بجھاتا ہوں تو تیسری جگہ سے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں اور مَیں حیران ہوں کہ اس آگ کو کس طرح بجھاؤں اتنے میں مَیں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔ آپ چونکہ اُسوقت فوت ہو چکے تھے اسلئے مَیں سمجھتا ہوں کہ آپکی شکل میں خدا تعالیٰ ہی اسوقت آیا اور آپ نے ایک سوراخ کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا محمود اس سوراخ کو بند کر دو تو ساری آگیں خود بخود بجھ جائینگی۔ چنانچہ مَیں نے زور سے اس سوراخ کو بند کر دیا اور مَیں نے دیکھا کہ جونہی وہ سوراخ بند ہوا یکدم ساری آگیں بجھ گئیں۔ تو ہمارے خدا کی طرف سے صرف یہی آواز نہیں آتی کہ تم مجھے مل سکتے ہو بلکہ یہ بھی آواز آتی ہے کہ مَیں خود تمہیں

کھینچ کر اپنے پاس بلانے کے لئے بیتاب ہوا۔

دوسرے مذاہب کہتے ہیں

کہ کوشش کرو تپسیا کرو ریاضت شاقہ بجا لاؤ پھر تمہیں خدا ملے گا۔ لیکن اسلام کہتا ہے کہ تم ایک انچ آگے بھی کھینچو تو میں تمہیں اپنے قرب میں بٹھا لوں گا۔ یہ اسلام اور دوسرے مذاہب میں ایک نمایاں فرق ہے اور اس سے ہر انسان سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کو اسی بنا پر دوسرے مذاہب پر کتنی فضیلت حاصل ہے۔ چنانچہ دیکھو مکہ کے لوگ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کتنے مخالف تھے مگر باوجود اس کے کہ انہوں نے مخالفت کی کوئی تپسیا نہیں کی تھی۔ آناً فاناً ان کی آنکھیں کھل گئیں اور وہی لوگ جو آپ کے خون کے پیاسے تھے آپ پر جان دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ جب

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے حنین پر حملہ کیا تو ایک شخص جو اس خاندان میں سے تھا جس کے پاس خانہ کعبہ کی کنجیاں تھیں اور جس کا بھائی کسی جنگ میں مارا گیا تھا اُسے خیال آیا کہ اگر میں بھی مسلمانوں کی طرف سے اس جنگ میں شامل ہو جاؤں تو شاید مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے کا موقع مل جائے۔ چنانچہ وہ اس جنگ میں شامل ہو گیا چونکہ خدا نے اس کو جھوٹا کرنا تھا اور اسے حملہ کا موقع دے کر بتانا تھا کہ میں خود اپنے رسول کا محافظ ہوں۔ اس لئے جب دشمن کے تیر اندازوں نے وادی کے دونوں طرف سے تیروں کی بوچھاڑ شروع کر دی اور مسلمانوں کی سواریاں بدک کر بھاگ گئیں تو اس نے سمجھا کہ حملہ کے لئے اس سے بہتر اور کوئی موقع نہیں ہو سکتا

یہ ایسا نازک موقعہ تھا

کہ حضرت ابو بکرؓ آگے بڑھے اور انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ دشمن پہاڑی پر بیٹھا دونوں طرف سے پتھر برسا رہا تھا۔ آپ اس وقت آگے نہ بڑھئے بلکہ اسوقت تک انتظار فرمائیے جب تک کہ سارے مسلمان پھر جمع نہ ہو جائیں مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑے جوش سے فرمایا کہ ابو بکرؓ میرے گھوڑے کی باگ چھوڑ دو۔ اور پھر آپ اپنی سواری کو ایڑ لگاتے ہوئے دشمن کی طرف بڑھے اور آپ نے فرمایا

انا النبی لا کذب
انا ابن عبد المطلب

یعنی میں نبی ہوں جھوٹا نہیں ہوں۔ مجھے خدا نے خبر دی ہوئی ہے کہ دشمن مجھے ہلاک نہیں کر سکتا اس لئے دشمن خواہ ہزاروں تیر برسا رہا ہے اور میرے ساتھی بھی مجھے چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں (یہاں تک کہ ایک وقت میں بارہ اور دوسرے وقت میں صرف سات صحابہؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ گئے تھے) پھر بھی میں مارا نہیں جا سکتا۔ لیکن چونکہ

یہ نمونہ ایسا تھا

جس سے شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ شاید آپ میں خدائی طاقتیں آ گئی ہوں، اس لئے ساتھ ہی آپ نے فرمایا کہ میں

انا ابن عبد المطلب

تم میری اس جرأت کو دیکھ کر کہ میں دشمن کے تیر اندازوں کی بوچھاڑ میں اس کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہوں۔ مجھے مسیح کی طرح خدائی صفات نہ دے دینا میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں اور تمہارے جیسا ایک انسان ہوں جیسے مسیح حضرت مریم کے بیٹے تھے۔ مگر عیسائیوں نے تو ان کو خدا بنا لیا۔ تم مجھے خدا نہ بنا لینا۔ اور میرے انسان ہونے کو کبھی فراموش نہ کرنا۔ اس وقت وہی شخص جو آپ پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اور جس کا نام شیبہ تھا۔ آپ کی طرف بڑھا اور

اس نیت سے بڑھا

کہ اس وقت آپ اکیلے ہیں۔ اور آپ کے ساتھی بھاگ چکے ہیں۔ میں خنجر مار آپ کو مار ڈالوں گا۔ مگر جب وہ آگے بڑھا تو وہ خود کہتا ہے کہ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میرے اور آپ کے درمیان آگ کا ایک شعلہ بھڑک رہا ہے۔ اور اگر میں آپ کے اور قریب ہوا تو وہ شعلہ مجھے بھسم کر دے گا۔ اتنے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ لیا۔ اور فرمایا شیبہ ادھر آؤ جب وہ آپ کے قریب گیا تو آپ نے اپنا ہاتھ اس کے سینہ پر پھیرا اور فرمایا اے خدا شیبہ کو ہر قسم کے شیطانی خیالات سے نجات دے۔ اور اس کے دل سے ہر قسم کا بغض اور کینہ نکال دے وہ کہتا ہے آپ کا ہاتھ ابھی میرے سینہ سے علیحدہ نہیں ہوا تھا۔ کہ میرے دل میں آپ کی

محبّت کا اتنا جوش پیدا ہوگیا

کہ یا تو میں آپ کو قتل کرنے کی نیت سے آیا تھا اور یا میرے دل میں اس وقت اگر کوئی خواہش تھی تو صرف یہی کہ میرا ہر ذرہ آپ پر قربان ہو جائے پھر میں نے اپنی تلوار نکالی اور آگے بڑھ کر دشمن کا مقابلہ کرنا شروع کر دیا اور خدا کی قسم اگر اس وقت میرا باپ بھی آپ پر حملہ کرنے کے لئے آگے آتا تو میں تلوار سے اس کی گردن اڑا دیتا اس واقعہ پر غور کرو اور دیکھو کہ کس طرح یکدم اُس کے اندر محبت پیدا ہو گئی اور یا تو وہ آپ کو قتل کرنے کی نیت سے آیا تھا۔ اور یا وہ کہتا ہے کہ اگر

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی حفاظت

کرتے ہوئے میں ٹکڑے ٹکڑے بھی ہو جاتا تو مجھے بڑی خوشی ہوتی اور اگر ایسی حالت میں میرا باپ بھی میرے سامنے آتا۔ تو میں اپنے باپ کی گردن اڑانے سے بھی دریغ نہ کرتا۔ یہ عملی ثبوت ہے اس بات کا کہ کس طرح اللہ تعالے اسے ایک منٹ میں کھینچ کر اپنے پاس لے گیا۔ آخر شیبہ نے کونسی تپسیا کی تھی۔ کب وہ ساٹھ سال تک جنگلوں میں رہا۔ کب اس نے بدھ کی طرح اپنی خواہشیں ماریں اس نے تو انتی گندی خواہش کی تھی کہ جس سے بڑی گندی خواہش اور کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔ اس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی خواہش کی تھی۔ مگر وہی شخص جو گندی سے گندی خواہش لے کر آیا تھا ایک منٹ کے اندر اندر اللہ تعالے نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔ اس محبت کی نظیر دوسرے مذاہب میں کہیں نظر نہیں آ سکتی۔

بائیبل کو دیکھو

تو اس میں لکھا ہے کہ حضرت ہارون نے حضرت موسیٰ کی بدگوئی کی اور ان پر الزام لگایا۔ (گنتی باب ۱۲) پس وہ تو نبیوں کو بھی گندہ بتاتی ہے۔ مگر یہاں ایک کافر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے لئے آتا ہے اور اللہ تعالے یکدم اسے کھینچ کر اپنے پاس بٹھا لیتا اور اپنے قرب میں جگہ دے دیتا ہے اس طرح انجیل میں حضرت مسیحؑ کے متعلق لکھا ہے کہ گرفتاری سے ایک روز قبل جب کہ وہ تمام شاگردوں کے ساتھ مل کر کھانا کھا رہے تھے حضرت مسیحؑ نے کہا کہ

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ
تم میں سے ایک مجھے پکڑوائیگا"
(متی باب ۲۶ آیت ۲۱)

اس پر انہوں نے پوچھا اے استاد وہ کونسا خبیث انسان ہے جو تجھے گرفتار کروائے گا۔ اس وقت وہی شخص جس نے پکڑوانا تھا۔ اس کا ہاتھ کھانا کھاتے ہوئے مسیحؑ کے ہاتھ سے ٹکرایا۔ اور آپ نے کہا کہ وہی جس کا ہاتھ میرے ہاتھ کو لگ رہا ہے۔ مجھے پکڑوائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس شخص نے یہودیوں سے صرف تیس درم یعنی اڑھائی روپے لے کر

حضرت مسیحؑ کو پکڑوا دیا

اس وقت پطرس جو آپ کا بہت محبوب شاگرد تھا اور حضرت مسیحؑ کا خلیفہ اول کہلاتا ہے کہنے لگا کہ اور لوگ اگر ٹھوکر کھا جائیں تو یہ ممکن ہے۔ لیکن میں کبھی ٹھوکر نہیں کھا سکتا۔ حضرت مسیحؑ نے جب یہ بات سنی تو فرمایا کہ

"میں تجھ سے سچ کہتا ہوں
کہ اس رات مرغ کے بانگ
دینے سے پہلے تو تین بار
میرا انکار کرے گا"
(متی باب ۲۶ آیت ۳۴-۳۵)

چنانچہ جب حضرت مسیحؑ کو گرفتار کر لیا گیا تو پطرس بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا تاکہ وہ دیکھے کہ حکومت آپ سے کیا معاملہ کرتی ہے۔ وہ وہاں صحن میں بیٹھا تھا کہ ایک لونڈی اس کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ تو بھی یسوع کے ساتھیوں میں سے معلوم ہوتا ہے" اس پر

پطرس ڈر گیا

اور اس نے کہا کہ میں تو اس کا ساتھی نہیں پھر وہ ڈیوڑھی میں داخل ہوا۔ تو ایک دوسری لونڈی یہودیوں سے کہنے لگی کہ یہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا۔ اس پر اس نے قسم کھا کر انکار کیا اور کہا کہ میں تو اس آدمی کو جانتا تک نہیں۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد چند اور آدمیوں نے کہا کہ تو بھی اس شخص کے ساتھیوں میں

سے ہے کیونکہ تیری بولی سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

"اس پر وہ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگا کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا۔"

(متی باب ۲۶ آیت ۷۴)

اور جب اس نے تیسری بار انکار کیا اور مسیح پر لعنت ڈالی تو اس وقت مرغ نے اذان دی اور پطرس کو حضرت مسیح کی یہ بات یاد آگئی کہ آج رات تو مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تین بار میرا انکار کرے گا۔

یہ ان لوگوں کا حال تھا

جو حضرت مسیح پر ایمان لائے۔ مگر جہاں اپنے ساتھیوں کی تربیت اور دشمنوں کی اصلاح میں بائیبل کی رو سے حضرت مسیح بھی ناکام رہے اور حضرت موسیٰؑ بھی ناکام رہے وہاں اگر کوئی نبی کامیاب ہوا ہے تو صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کامیاب ہوئے ہیں

جنہوں نے اپنے دشمنوں میں بھی اتنی محبت پیدا کر دی کہ وہ آپ پر جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اس سے نہ صرف آپ کی زبردست قوت قدسیہ کا ثبوت ملتا ہے بلکہ

اسلام اور دوسرے مذاہب میں ایک عظیم الشان فرق

بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اسلام نے محبت الٰہیہ کے حصول کا طریق بتایا ہے وہ اتنا آسان ہے کہ اس پر چلنے کے نتیجہ میں خدا خود انسان کو کھینچ کر آسمان پر لے جاتا ہے۔ دوسرے مذاہب میں انسان زور لگاتے ہیں اور خدا تعالےٰ سے ملنے کی جدوجہد کرتے ہیں لیکن

اسلام یہ سکھاتا ہے

کہ خود اللہ تعالےٰ کے اندر تمہارے ملنے کی تڑپ پائی جاتی ہے اور وہ آپ تمہیں کھینچ کر اپنے قریب کر لیتا ہے۔

تربیت اولاد کی ضرورت

اگر احمدی ماں باپ اس جدوجہد میں لگ جائیں کہ وہ اپنی اولاد کی دینی لحاظ سے اعلےٰ تربیت کرنے میں غفلت سے کام نہیں لیں گے تو ایسے لوگ سچے معنوں میں نہ صرف خود نیکیوں کے راستے پر گامزن ہوں گے بلکہ اپنی اولاد کو بھی اس راستے پر چلا کر قوم کی خدمت کرنے والے وجود کہلائیں گے۔

دوستوں سے گذارش ہے کہ اپنی اولادوں کی تربیت کریں۔ اپنے بچوں اور بچیوں کو اسلام و احمدیت کی تعلیم پر عمل کرنے پر ہر رنگ میں آمادہ کریں۔ اولاد کی تربیت کے سلسلہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہم پر جو ذمہ داری عاید ہوتی ہے اللہ تعالےٰ ہم سب کو صحیح معنوں میں اسے ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ملک بشارت احمد واقف زندگی ربوہ)

عیدالاضحیہ بہت قریب آگئی ہے

احباب قربانی کی رقوم جلد تر بھجوا دیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

چونکہ عیدالاضحیہ بہت قریب آگئی ہے۔ اس لئے جو دوست میرے دفتر کے ذریعہ حسب سابق قربانی کروانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ اپنی رقوم بہت جلد میرے دفتر میں بھجوا دیں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس دفعہ قربانی کے اچھے جانوروں کی قیمت تیس ۳۰ روپے سے لے کر پینتیس روپے تک ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۵۸/۶/۱۴

سیرۃ المہدی حصہ چہارم و پنجم کا مسودہ

عزیز مکرم میر مسعود احمد صاحب فاضل کے سپرد کر دیا گیا

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

میری کتاب سیرۃ المہدی حصہ اوّل و دوم و سوم ایک عرصہ سے چھپ کر احباب جماعت کے سامنے آچکی ہے۔ یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح کے متعلق خدا کے فضل سے کثیر التعداد عمدہ روایات اور مفید مواد پر مشتمل ہے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں اس کے مواد کا معتدبہ حصہ ایسا ہے جو صرف اسی کے ذریعہ محفوظ ہوا ہے ورنہ وہ غالباً ضائع ہو جاتا۔ چنانچہ حضرت ام المومنین نوّر اللہ مرقدہا اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت منشی محمد عبد اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ اور حضرت میر عنایت علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ اور کئی دوسرے اصحاب کی اکثر روایات ایسی ہیں جو سیرۃ المہدی کے سوا کسی اور اشاعت میں شائع نہیں ہوئیں۔ اور گو بعض روایات پر گندی فطرت کے مخالفین نے اعتراض کیا ہے اور انہیں غلط رنگ دے کر سادہ طبع غیر احمدیوں کو دھوکا دیا جا رہا ہے اور بالکل ممکن ہے کہ بعض روایات میں راویوں کے حافظہ یا سمجھ کی وجہ سے کوئی غلطی بھی ہو گئی ہو کیونکہ حدیث کی طرح ہر زبانی روایت میں یہ دونوں باتیں ممکن ہیں مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ بحیثیت مجموعی سیرۃ المہدی نے تاریخی میدان میں سلسلہ احمدیہ کی عمدہ خدمت سرانجام دی ہے جس کی قدر و منزلت انشاء اللہ آگے چل کر اور بھی نمایاں ہو کر ظاہر ہو گی۔

بہر حال جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں اس کتاب کے تین حصے شائع ہو چکے ہیں اور ان کے علاوہ میرے پاس دو مزید حصوں کا مواد موجود تھا اور ان بقیہ حصوں کے مسودوں میں بھی خدا کے فضل سے کئی قیمتی روایات درج ہیں جن میں سے زیادہ نمایاں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی مرحوم رضی اللہ عنہ وغیرہ کی روایات ہیں۔ سو چونکہ اب میری صحت خراب رہتی ہے اور زندگی کا اعتبار نہیں اس لئے میں نے ان دونوں حصوں کے مسودے میر مسعود احمد فاضل پسر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیئے ہیں اور انہیں سمجھا دیا ہے کہ اگر اور جب انہیں ان حصوں کو مدوّن کر کے شائع کرنے کا موقع ملے تو وہ صرف روایات کو عقل و نقل کے طریق پر اچھی طرح چیک کر کے درج کریں بلکہ جہاں جہاں تشریح کی ضرورت ہو وہاں تشریحی نوٹ بھی ساتھ دیدیں۔ اسی طرح اگر سابقہ تین حصوں میں کوئی غلطی رہ گئی ہو یا کوئی روایت قابل تشریح نظر آئے تو سابقہ روایت کا حوالہ دے کر اس کی بھی تشریح کر دیں۔ اور میں نے انہیں تاکید کر دی ہے کہ موجودہ زمانہ میں ہمارے مخالفوں کی گندی ذہنیت کے پیش نظر اصولاً یہ مدنظر رکھیں کہ کسی کمزور یا الانحق روایت کو تشریح کے ساتھ درج کرنے کی بجائے بہتر یہ ہے کہ اسے بالکل ہی ترک کر دیا جائے تاکہ کمزور حدیثوں کی طرح یہ روایتیں فائدہ کی بجائے نقصان کا موجب نہ بن جائیں۔ میں نے یہ تلخ سبق اپنے زمانہ کے مخالفین کی ناپاک اور پست ذہنیت سے سیکھا ہے۔

ہاں یاد آیا کہ حصہ چہارم اور حصہ پنجم کے مسودے میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اس وصیت کا اصل کاغذ بھی شامل ہے جو حضور نے اپنی مرض الموت میں آئندہ خلیفہ کے انتخاب کے بارے میں تحریر فرمائی تھی اور پھر اسے مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے مرحوم سے پڑھوا کر حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا تھا اور اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم کے دستخط بھی ثبت ہیں۔ اسی طرح بعض روایات حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا اور بعض حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی بھی اس مسودہ میں درج ہیں۔ اسی طرح اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بعض دستخطی تحریریں بھی شامل ہیں اور اس قرعہ کے کاغذات بھی اسی مسل میں ہیں جو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں اور ان کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین انگوٹھیاں باہم تین بھائیوں میں تقسیم ہوئی تھیں۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۵ جون ۱۹۵۸ء

ضروری اعلان

چندوں کے بقایاجات کی معافی یا شرح چندہ میں کمی کی درخواستوں کی منظوری کا کام نظارت بیت المال کے سپرد ہے لیکن مشرقی پاکستان کی بعض جماعتیں اور احباب ایسی درخواستیں براہِ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا رہے ہیں۔ وہاں سے یہ تمام درخواستیں مناسب کارروائی کے لئے نظارت بیت المال میں بھجوا دی جاتی ہیں۔ اس طرح خواہ مخواہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔

لہٰذا تمام جماعتوں اور احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ایسی درخواستیں نظارت بیت المال کو بھجوائی جاویں۔ نظارت بیت المال ان درخواستوں پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں ہی فیصلے کرتی ہے اور ہمیشہ ہمدردانہ رویہ اختیار کرتی ہے اگر کوئی جماعت نظارت بیت المال کے فیصلہ سے مطمئن نہ ہو تو نظارت علیا کی وساطت سے صدر انجمن احمدیہ میں اپیل کی جا سکتی ہے۔ اور اگر صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ سے بھی کسی جماعت کو اطمینان حاصل نہ ہو سکے تو صرف اس صورت میں کوئی معاملہ حضور تک لے جانا چاہیئے ورنہ ہر دوست کیلئے لازمی اور ضروری ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے انتظامیہ اور دفتری معاملات میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وقت ضائع کرنے سے پرہیز کرے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

امتحان تعلیم الہدیٰ، معروف اختلافی مسائل

سابقہ اعلانوں کے مطابق امتحان مذکور انشاء اللہ ماہ رواں کے آخر میں ہوگا جملہ خدام اچھی طرح تیاری کریں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ تاریخ کا اعلان انشاء اللہ جلد ہی کر دیا جائے گا۔

خدام مطلع رہیں کہ تعلیم الہدیٰ کا پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا ہے۔ اس کا دوسرا ایڈیشن کفایت اور وقت کی تنگی کے پیش نظر چارٹ کی صورت میں شائع کرا دیا گیا ہے۔ جو مجالس کے مطالبہ پر بھجوایا جا رہا ہے اس چارٹ کا عنوان "معروف اختلافی مسائل" ہے اس نئے نام سے خدام کو غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے۔ اس چارٹ موسومہ "معروف اختلافی مسائل" میں تعلیم الہدیٰ کے مواد ہی پیش کیا گیا ہے جو مذکورہ امتحان کے لئے کافی ہے۔

(مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

احمدی والدین اپنے بچوں کے لئے رسالہ تشحیذ ضرور منگوائیں

(از قلم حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

"ہماری جماعت میں اس وقت تک کوئی بچوں کا رسالہ نہیں تھا احمدی بچوں اور بچیوں کی تربیت اور ان کی ذہنی نشو و نما کے لئے ایک ایسے رسالہ کی جماعت میں انتہائی ضرورت تھی جو بچوں میں مذہبی جوش، دین کے لئے غیرت اور اسلامی اخلاق پیدا کرنے کا موجب ہو۔ اس کے ذریعہ ان کو اپنے اسلاف کے کارنامے معلوم ہوں۔ اور بچے ان کو پڑھ کر دین کے غیور فرزند بنیں۔

الحمد للہ کہ اس اہم ضرورت کو "تشحیذ الاذہان" کے ذریعہ پورا کیا جا رہا ہے۔ خدا کرے یہ رسالہ انتہائی طور پر مقبول ہو اور جس غرض سے جاری کیا گیا ہے اس غرض کو پورا کرنے والا ہو۔ احمدی ماں باپ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ضرور منگوائیں تاکہ ان کے لڑکے اور لڑکیاں اس کو پڑھ کر فائدہ اٹھائیں۔

(مہتمم اطفال)

یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم — ۳۰ر جون

احباب کرام یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے کہ ۲۰ر فروری کو "یوم مصلح موعود" اور ۲۳ر مارچ کو "یوم مسیح موعود" اور ۲۷ر مئی کو "یوم خلافت" منانے کے بعد ۳۰ر جون کو "یوم سیرت النبیؐ" آ رہا ہے۔ پس امراء اور صدر صاحبان جماعت احمدیہ کو "یوم سیرت النبیؐ" کیلئے ۳۰ر جون کا دن نوٹ کر لینا چاہیئے۔ اس دن حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے شایاں جلسے منعقد کئے جائیں۔ جلسوں میں سیرۃ آنحضرتؐ کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا جائے تاکہ اپنے اور بیگانے سب آنجناب کی پاک سیرت اور اخلاق عالیہ سے واقف ہو جائیں۔

احباب کو معلوم ہے کہ "سیرۃ النبیؐ" کے جلسوں کی تحریک سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمائی تھی اور ربع صدی سے زیادہ عرصہ گذر رہا ہے کہ ہر سال کامیابی سے یہ دن منایا جا رہا ہے۔ اس لئے امسال بھی یہ دن ۳۰ر جون کو شان سے منایا جائے۔ اور رپورٹیں مرکز میں بھجوائی جائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

وکیل — و — ڈاکٹر حضرات

شوریٰ ۱۹۵۲ء میں کئے ہوئے وعدے کے مطابق وکیل۔ ڈاکٹر اور دیگر پیشہ ور حضرات ماہ مئی کی آمد کا بیسواں حصہ مساجد ممالک بیرون کے لئے دفتر تحریک جدید کو بھجوانے پر مکلف ہیں۔ ماہ مئی گذر گیا ہے۔ ہمیں آپ کے عطیہ جات کا انتظار ہے۔

(قائمقام وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

جو صاحب تحقیق کے لئے ربوہ آئیں یا بیرونی جماعتوں کے دوست انہیں ربوہ بھجوائیں وہ مقامی احمدی جماعتوں کے امیر یا سیکرٹری کا رقعہ لے کر آئیں تاکہ ان کے حالات سمجھنے میں مرکز کو کسی قسم کی دقت نہ ہو۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۳۲۰۴ :۔ منکہ غوثو میاں ولد حسین صاحب ہبلی قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن ہبلی ڈاک خانہ خاص ضلع دھارواڑ بمبئی سٹیٹ آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۔/۹۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور اس کی ادائیگی اس ماہ سے ہی شروع کر دوں گا۔ دو سال کے بعد جب کہ پراویڈنٹ فنڈ ملے گا اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی رہے گی اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

العبد :۔ غوثو میاں ہبلی

گواہ شد :۔ مبارک علی انچارج مبلغ علاقہ میسور بنگلور نزیل ہبلی

گواہ شد :۔ محمد صادق ناقد ہبلی

نمبر ۱۳۲۰۲ :۔ منکہ سید غلام ابراہیم ولد سید گوہر علی صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن رسول پورہ ڈاک خانہ کوڈ ضلع کٹک اڑیسہ آج بتاریخ ۴ جون ۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ ایک رہائشی مکان زمین متصل مکان ہذا زمین ایک قطعہ دس گونٹھ اور دوسری زمین چار گونٹھ ہے۔ جس کی کل قیمت ۔/۱۲۵۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۔/۹۳ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا

العبد :۔ سید غلام ابراہیم احمدی

گواہ شد :۔ غلام مہدی ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ جماعت چودوار کٹک۔

گواہ شد :۔ عبدالرحیم ملکانہ انسپکٹر بیت المال قادیان۔

نمبر ۱۳۱۷۲ :۔ منکہ نفیسہ بیگم خاتون زوجہ محمد شریف احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۹ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب آج بتاریخ ۱۰ فروری ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ البتہ جائیداد منقولہ حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر ۔/۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند
۲۔ انگوٹھی طلائی چار ماشہ
۳۔ کانٹے طلائی ۹ ماشہ
۴۔ نقد ۔/۱۰۰ روپیہ

اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ پیدا کروں۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد میری جو جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں اس مد میں حوالہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان باخذ رسید کر دوں تو بوقت حساب یہ رقم مجرا کی جائے گی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ :۔ نفیسہ خاتون

گواہ شد :۔ ضمیر احمد

گواہ شد :۔ شریف احمد خاوند موصیہ

نمبر ۱۳۰۹۵ :۔ منکہ محمد یوسف ولد حاجی میاں سلطان محمود صاحب قوم شیخ وربان پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن کلکتہ ڈاک خانہ کلکتہ ۳ صوبہ مغربی بنگال آج بتاریخ ۲۷ اگست ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ ایک مکان سہ منزلہ واقع نمبر ۷ لولوٹہ سٹریٹ کلکتہ جس کا چوتھا حصہ میری ملکیت ہے۔ اور اس کی موجودہ کل قیمت تقریباً ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ ہے۔ اس کا چوتھا حصہ ۔/۴۵۰۰۰ روپے ہوتا ہے

۲۔ ایک دکان موسومہ بکنٹیکل موٹر ہاؤس واقع ۱۲/۲ مرید ڈنڈھ سٹریٹ کلکتہ ۱۳ جس میں اندازاً ایک لاکھ روپیہ کا مال موجود ہے۔ اور جس کا چوتھا حصہ میری ملکیت ہے۔

۳۔ ایک مکان سکنی واقع محلہ ارجن پورہ چنیوٹ جس کی قیمت اندازاً تیس ہزار روپیہ ہے

۴۔ ایک ٹکڑا زمین سفید واقع چاہ ٹاہلیاں والی اندازاً ۲۷ مرلہ قیمت خرید ۔/۸۰۰۰ روپیہ

۵۔ مختلف قطعات اراضی سکنی واقع قادیان ضلع گورداسپور جس کی تفصیل بعد میں دی جائیگی۔

۶۔ مذکورہ جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

۷۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد میری ثابت ہوگی۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اس پر یہ وصیت ہوگی۔

العبد :۔ محمد یوسف بانی

گواہ شد :۔ ظفر احمد (پسر موصی)

گواہ شد :۔ محمد شمس الدین امیر جماعت کلکتہ

ضمیمہ وصیت مرقومہ ۲۶/۸/۵۶

میں نے ۲۶/۸/۵۶ کو اپنی ہر قسم کی جائیداد جو ہندوستان کے علاوہ پاکستان میں بھی ہے۔ بقائمی ہوش و حواس وصیت کی ہے۔ اس میں ایک اضافہ کرتا ہوں۔ کہ میری جو جائیداد پاکستان میں ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی اور جو جائیداد ہندوستان میں ہے اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اس پر مجھے اور نہ میرے ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

المعبد :۔ محمد یوسف بانی

گواہ شد :۔ مظہر احمد

گواہ شد :۔ محمود احمد

فرانسیسی فوجیں مراکش کے مشرقی اور جنوبی علاقوں سے نکل جائینگی

بڑے شہروں اور الجزائر سے ملحق سرحد پر فرانسیسی فوج رہیگی

رباط ۱۷ جون۔ مراکش کے وزیراعظم کے دفتر سے ایک باقاعدہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ فرانس کے ۔۔۔۔ فوجی دستوں کے افسر انگلز ندر یارودی نے حکومت مراکش کو بتایا ہے کہ فرانس کے فوجی دستے مراکش کے جنوبی اور مشرقی علاقوں سے نکال لئے جائیں گے اور ان کے انخلاء سے فرانس کا ایک دیرینہ وعدہ پورا ہو جائے گا۔

فرانس کے سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ فرانسیسی فوجوں کا مراکش کے مذکورہ علاقوں سے انخلاء ان فوجوں کی تنظیم نو کے سلسلے کی ایک کڑی ہے جس کے تحت ان کی از سر نو گروہ بندی کی جا رہی ہے۔ یہ انخلاء دو ماہ کے عرصہ میں شروع ہو جائے گا۔ اور اس کے تحت صرف چند فرانسیسی گیریژن مراکش کے بڑے بڑے شہروں میں رہ جائیں گے۔ باقی گیریژن الجزائر سے مراکش کی ملحق سرحد کے قریب واقع چوکیوں میں رہیں گے۔

مراکش کے سرکاری اعلان میں جنوبی علاقے سے فرانسیسی فوجیوں کے انخلاء کا جو ذکر کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں فرانس کے فوجی حلقوں نے اگادیر کے بہت بڑے اڈے کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ مشرقی علاقوں میں عوبہ کا کیمپ بھی مستثنےٰ رکھا گیا ہے باقی اڈوں سے فرانسیسی فوجیں واقعی نکل جائیں گی۔

برطانیہ سے ایک کروڑ پونڈ قرض کی بات چیت

کراچی ۱۶ جون پاکستان نے اپنے بعض اہم ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے برطانیہ سے ایک کروڑ پونڈ قرضے کی جو درخواست کی ہے توقع ہے کہ مرکزی وزارت خزانہ کے سیکرٹری مسٹر ممتاز حسن اور دوسرے پاکستانی حکام اس مسئلہ پر برطانوی حکام سے مزید بات چیت کریں گے۔ مسٹر ممتاز حسن عنقریب تین ہفتے کے لئے لندن روانہ ہو رہے ہیں۔

ایٹمی کاریں تیار نہیں ہو سکینگی

لندن ۱۶ جون۔ ہارول میں ایٹمی ریسرچ ری ایکٹر ڈویژن کے سربراہ ڈاکٹر جے دی ڈن ورتھ نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ کاریں ایٹمی طاقت سے چلائی نہیں جا سکیں گی۔ اسی طرح اقتصادی طور پر ایٹمی طاقت سے طیارے چلانے کا مستقبل بھی تاریک ہے۔

لودھراں میں کراچی ایکسپریس کو حادثہ ۲ ہلاک ۱۴ چودہ مجروح

مال گاڑی کی ٹکر سے تیسرے درجہ کا ایک ڈبہ الٹ گیا

لاہور ۱۷ جون۔ کل صبح لودھراں میں کراچی ایکسپریس سے ایک مال گاڑی ٹکرا گئی۔ جس سے دو افراد ہلاک اور چودہ زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں ریلوے کے تین ملازم بھی شامل ہیں۔

ابتدائی اطلاعات کے مطابق ۶ ڈاؤن کراچی ایکسپریس صبح تین بجکر چالیس منٹ پر لودھراں ریلوے سٹیشن میں داخل ہی ہوئی تھی کہ مال گاڑی ۵۱۲ بھی پیچھے سے آگئی اور اس کا انجن ایکسپریس سے ٹکرا گیا۔ ایکسپریس کی آخری بوگی (جس میں انٹر کلاس کا ایک ڈبہ، لگیج وین اور گارڈز بریک بھی شامل تھے) ٹوٹ گئی۔ مال گاڑی کا انجن اور ایکسپریس کا تیسرے درجے کا ایک ڈبہ پٹڑی سے اتر گئے۔

بعد کی ایک اطلاع کے مطابق ریل کی پٹڑی صاف کر دی گئی ہے اور اس پر ٹرینوں کی آمد و رفت دوبارہ شروع ہو گئی ہے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا ہے۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان بڑے افسوس کے ساتھ اطلاع دیتے ہیں کہ آج صبح ساڑھے چار بجے کے قریب مال گاڑی ۵۱۲ لودھراں سٹیشن پر ۶ ڈاؤن

کراچی ایکسپریس کے عقبی ڈبوں سے ٹکرا گئی۔ اس تصادم کے باعث دو مسافر ہلاک اور چودہ زخمی

ہوئے۔ زخمیوں میں ریلوے کے تین ملازم بھی شامل ہیں۔ ریلوے کے ڈاکٹروں نے زخمیوں کو موقع ہی پر طبی امداد مہیا کر دی۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان لودھراں میں امدادی کام کی خود نگرانی کر رہے ہیں۔

گاڑی کا جو ڈبہ الٹا تھا اس کے ملبے سے ایک چمڑے کا سوٹ کیس ملا ہے جس میں ایک نوزائیدہ بچہ کی لاش بند تھی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴